سوال

اگر انسان اپنی بیوی کو کال کر کے دو طلاقیں دے دے تو رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح و طلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح و طلاق کی شروط، آداب، خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اور اس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہو سکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزار سکے۔

اسلام نے دو طلاقیں رجعی قرار دی ہیں یعنی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد انسان عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۔ (البقرۃ:229).

یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اگر آپ نے فون کال کے ذریعے دو الگ الگ موقعوں پر طلاقیں دی ہیں، یعنی ایک طلاق دی اس کی عدت ختم ہو گئی، پھر دوسری طلاق دی، تو اس صورت میں آپ کی بیوی کو دو طلاقیں ہو چکی ہیں۔ آپ عدت کے دوران رجوع کر سکتے ہیں، اور اگر عدت ختم ہو چکی ہے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتے ہے، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

1. اگر آپ نے تیسری مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو رجوع کا اختیار ختم ہو جائے گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (البقرۃ:230).

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انھیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔

اگر آپ نے ایک ہی موقع پر کال کر کے اکٹھی دو طلاقیں دی ہیں، تو ایسا کرنا حرام ہے، آپ کو اللہ تعالی سے اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی انسان ایک موقع پر ایک سے زائد طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی؛ کیونکہ ایک موقع پر ایک سے زائد جتنی بھی طلاقیں دی جائیں وہ ایک ہی شمار ہوں گی، لہذا آپ کی ایک طلاق واقع ہو چکی ہے۔ آپ عدت کے دوران رجوع کر سکتے ہیں، اور اگر عدت ختم ہو چکی ہے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتے ہے، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم، الطلاق : 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی